ٹیکنالوجی کی رفتار میں بچوں کی معصومیت کا تحفظ ضروری

ساہتیہ اکیڈمی کے جانب سے منعقدہ 'پستکاین' کتاب میلے کے پانچویں روز شرکاء کا اظہار خیال

نئی دہلی (فضیل احمد) ساہتیہ اکیڈمی کے زیر اہتمام منعقدہ 'پستکاین' کتاب میلے کے پانچویں روز مختلف سرگرمیاں جاری رہیں۔ اس موقع پر منعقدہ تقریبات کے دوران ساہتیہ اکیڈمی کے اعلیٰ ترین اعزاز مانند مہوتر سدسیتا' نامور ادیب پرفل موہنتی کو اکیڈمی کے صدر چندر شیکھر کمبار نے پیش کیا۔ اس موقع پر ساہتیہ اکیڈمی کے نائب صدر مادھو کوشک، اوڑیا ایڈوائزری بورڈ کے کنوینر بجیانند سنگھ اور ساہتیہ اکیڈمی کے سکریٹری کے سرینواس راؤ موجود تھے۔ اس دوران پرفل موہنتی نے کہا کہ یہ گاؤں کے ایک بچے کے لیے ایک بڑی کامیابی ہے، جس نے خود تعلیم حاصل کی اور ترقی کی۔

تقریب کے آغاز میں مہمانان کا خیر مقدم کرتے ہوئے اکیڈمی کے سکریٹری کے سرینواس راؤ نے پرفل موہنتی کے اعزاز میں اقتباس پڑھا۔ دریں اثنا ساہتیہ اکیڈمی کی جانب سے 'رائٹرس میٹ' پروگرام میں ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ برائے اطفال ادب ۲۰۲۲ء کے فاتحین نے اپنے تخلیقی تجربات پر گفتگو کی اور کہا کہ بچوں کے لیے زیادہ سنجیدگی سے لکھنے کی ضرورت ہے اور بچوں کے لیے لکھتے وقت ہمیں موجودہ منظر نامے کو بہت احتیاط سے پیش کرنا ہوگا خاص طور پر ٹیکنالوجی کی تبدیلیوں کو۔ سب نے بچپن میں دادا دادی کے ساتھ گزارے ہوئے وقت سے بچوں کی تحریر کے لیے تحریک حاصل کرنے کی بات کی۔ بچوں کی نامور مصنفہ شمع شرما نے بچوں سے دلچسپ گفتگو کی اور پروگرام 'اپنے پسندیدہ مصنف سے ملو' کے تحت اپنی تخلیقات پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ آج کا بچوں کا ادب بہت بدل چکا ہے۔ جہاں بچوں میں موبائل کی وسیع کامیابی نے بچوں کے لیے بہت سی نئی صلاحیتوں میں اضافہ کیا ہے، وہیں اس کے زیادہ استعمال نے بہت سے مسائل کو جنم دیا ہے۔ انہوں نے ٹیکنالوجی کی رفتار سے بچوں کی معصومیت کو محفوظ رکھنے کی اپیل کی۔ انہوں نے بچوں کو کہانی اور کچھ نظمیں بہت دلچسپ انداز میں سنائیں۔

'بچوں کے ادب کے سامنے چیلنجز' پر مباحثے کے پروگرام کی صدارت ممتاز مراٹھی ادیب راجیو تامبے نے کی اور جیا مترا (بنگلہ)، ورشا داس (گجراتی) اور سمپدانند مشرا (سنسکرت) نے اپنی اپنی زبانوں میں بچوں کے ادب کی حیثیت پر تبادلہ خیال کیا اور ان کے سامنے درپیش چیلنجز پر بات کی اور اپنی تخلیقات بھی پیش کیں۔ تمام ادیبوں نے بچوں کے رسائل کی کمی اور اپنی اپنی زبانوں میں بچوں کے ادب کی کم دستیابی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اب بچوں کے ادیبوں کو بچوں کی دنیا کو سمجھ کر تخلیق کرنا بہت ضروری ہے۔ راجیو تامبے نے بچوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے دلچسپ کہانیاں پیش کیں اور انہوں نے بچوں کے لیے لکھنے والے مصنفین کو بتایا کہ بعض اوقات بہت زیادہ علم یا تبلیغ بچوں کے ادب کو بور کر دیتی ہے۔ بچوں کے ادب میں تبلیغ کے بجائے پیغام ہونا چاہیے۔